بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم　　و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

عیسائیوں کا خدا

حضرت بانئے جماعتؑ کی نظر میں

لَّا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَن ظُلِمَ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيعاً عَلِيما (اَلنساء۔۱۴۹)

اللہ بُری بات کے اظہار کو پسند نہیں کرتا۔ ہاں مگر جس پر ظلم کیا گیا ہو اور اللہ بہت سننے والا اور خوب جاننے والا ہے

معزز قارئین کرام۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ حضرت مسیح ابن مریمؑ نے اپنی زندگی میں اپنے مریدوں کو تثلیث کی تعلیم نہیں دی تھی اور نہ ہی اُنہیں یہ کہا تھا کہ میں نعوذ باللہ خدا کا بیٹا ہوں۔ یہ سب جھوٹے اور مشرکانہ عقائد واقعہ صلیب کے بعد آپکی طرف منسوب کیے گئے اور خاص طور پر یہ پولوس کی ایجاد تھے۔ آپؑ ایک برگزیدہ وجود ہوتے ہوئے بنی اسرائیل کی طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے سچے صاحب کتاب نبی اور رسول تھے۔ سورۃ مریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۱)''وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَاناً شَرْقِيّاً ٥فَاتَّخَذَتْ مِن دُونِهِمْ حِجَاباً فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَراً سَوِيّاً ٥قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَن مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيّاً ٥قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَاماً زَكِيّاً ٥قَالَتْ أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيّاً ٥قَالَ كَذَلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ أَمْراً مَّقْضِيّاً ٥'' (مریم۔۱۷تا۲۲)

اور تو کتاب میں مریم کا ذکر بیان کر جب وہ اپنے رشتہ داروں سے مشرقی جانب چلی گئی۔ اور اِن کے درمیان پردہ ڈال دیا۔ اِس وقت ہم نے اُس کی طرف اپنا کلام لانے والا فرشتہ (یعنی جبرائیل) بھیجا اور وہ اُسکے سامنے ایک تندرست بشری شکل میں ظاہر ہوا۔ کہا، میں تجھ سے رحمٰن خدا کی پناہ مانگتی ہوں، اگر تیرے اندر کچھ بھی تقویٰ ہے۔ (فرشتہ نے) کہا۔ میں تو صرف تیرے ربّ کا بھیجا ہوا پیغامبر ہوں تا کہ میں تجھے ایک زکی غلام (پاک اور نیک لڑکا) دوں۔ (مریم نے) کہا۔ میرے ہاں لڑکا کہاں سے ہوگا۔ حالانکہ اب تک مجھے کسی مرد نے نہیں چھوا۔ اور میں کبھی بدکاری میں مبتلا نہیں ہوئی۔ (فرشتہ نے) کہا۔ (بات) اسی طرح ہے تیرے ربّ نے یہ کہا ہے کہ یہ (کام) مجھ پر آسان ہے اور تا کہ اُسے لوگوں کیلئے ایک نشان بنائیں اور اپنی طرف سے رحمت اور یہ (امر) ہماری تقدیر میں طے ہو چکا ہے۔

(۲)''قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيّاً ٥وَجَعَلَنِي مُبَارَكاً أَيْنَ مَا كُنتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيّاً ٥وَبَرّاً بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّاراً شَقِيّاً ٥وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدتُّ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيّاً ٥ذَلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ٥مَا كَانَ لِلَّهِ أَن يَتَّخِذَ مِن وَلَدٍ سُبْحَانَهُ إِذَا قَضَى أَمْراً فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ٥وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ٥''(مریم۔۳۱تا۳۷)

(ابن مریم نے) کہا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اُس نے مجھے کتاب بخشی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔ اور میں جہاں کہیں بھی ہوں اُس نے مجھے مبارک بنایا ہے اور جب تک میں زندہ ہوں مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید ہے۔ اور مجھے اپنی والدہ سے نیک سلوک کرنیوالا بنایا ہے اور مجھے ظالم اور بدبخت نہیں بنایا۔ اور جس دن میں پیدا ہوا تھا اِس دن بھی مجھ پر سلامتی نازل ہوئی تھی اور جب میں مروں گا اور جب مجھے زندہ کر کے اُٹھایا جائے گا (اِس وقت بھی مجھ پر سلامتی نازل کی جائے گی)۔ (دیکھو) یہ عیسیٰ ابن مریم ہے اور یہی سچا واقعہ ہے جس میں وہ (لوگ) اختلاف کر رہے ہیں۔ خدا کی شان کے یہ خلاف ہے کہ وہ کوئی بیٹا بنائے۔ وہ اس بات سے پاک ہے۔ وہ جب کبھی کسی بات کا فیصلہ کرتا ہے تو کہتا ہے (ایسا) ہو جا تو ویسا ہی ہونے لگتا ہے۔ اور اللہ میرا بھی ربّ ہے اور تمہارا بھی ربّ ہے۔ اُسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔

(۳)وَرَسُولاً إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ۔۔۔ اور وہ بنی اِسرائیل کی طرف رسول ہوگا۔ (الِ عمران۔۵۰)

(۴)''إِذْ قَالَتِ الْمَلآئِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهاً فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ''(الِ عمران۔۴۶)

جب فرشتوں نے کہا تھا کہ اے مریم! اللہ تجھے اپنے ایک کلام کے ذریعہ سے بشارت دیتا ہے اُس (مُبَشَّر) کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا جو دنیا اور آخرت میں صاحب منزلت ہوگا اور (خدا کے) مقربوں میں سے ہوگا۔

(۵)''مَّا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلاَّ رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلاَنِ الطَّعَامَ انظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الآيَاتِ ثُمَّ انظُرْ أَنَّى يُؤْفَكُونَ۔''(مائدہ۔۷۶) مسیح ابن مریم صرف ایک رسول تھا، اس سے پہلے رسول فوت ہو چکے ہیں۔ اور اُسکی ماں بڑی راستباز تھی۔ وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے دیکھ ہم کس طرح ان کے (فائدہ)

کیلئے دلائل بیان کرتے ہیں پھر دیکھ کہ ان کا خیال کس طرح بدل جاتا ہے۔

(۶) ’’مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ‘‘(مائدہ۔۱۱۸) میں نے ان سے صرف وہی بات کہی تھی جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا یعنی یہ کہ اللہ کی عبادت کرو، جو میرا (بھی) ربّ ہے اور تمہارا بھی ربّ ہے اور جب تک میں اُن میں (موجود) رہا، میں اُن کا نگران رہا۔ مگر جب تو نے مجھے وفات دیدی تو تُو ہی اُن کا نگران تھا اور تو ہر چیز پر نگران ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں حضرت مسیح ابن مریمؑ کو نہ صرف زکی اور بنی اسرائیل کی طرف اپنا ایک برگزیدہ نبی اور رسول فرمایا ہے بلکہ اُسے دنیا اور آخرت میں صاحب منزلت اور اللہ تعالیٰ کا مقرب بھی قرار دیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ قرآن کے مطابق حضرت مسیح ابن مریم نے اپنے آپ کو کبھی خدا یا خدا کا بیٹا نہیں کہا تھا بلکہ وہ اپنے آپ کو ہمیشہ عبداللہ یعنی اللہ تعالیٰ کا بندہ قرار دیتے تھے۔ قرآن ہی کے مطابق آپؑ نے یہ بھی نہیں کہا تھا کہ میں صلیب کے بعد زندہ بجسم عنصری آسمان پر چلا جاؤں گا اور آخری زمانے میں اپنے اِسی مادی جسم کیساتھ دوبارہ آسمان سے نازل ہو کر دین اِسلام کی فتح اور غلبہ کے مشن کو مکمل کروں گا۔ حضرت بانئے جماعت احمدیہؑ عظمتِ قرآن مجید کے متعلق فرماتے ہیں۔

’’اور تمہارے لیے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اِسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دینگے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے اُن کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوعِ اِنسان کیلئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔‘‘ (روحانی خزائن جلد۱۹ صفحہ۱۳ بحوالہ کشتی نوح ۱۹۰۲ء)

عظمت قرآن اور قرآن مجید میں بیان فرمودہ حضرت مسیح ابن مریمؑ کی بزرگی کے باوجود حضرت بانئے جماعت احمدیہؑ آپؑ کے متعلق فرماتے ہیں:۔

(۱) ’’وہ ایک عورت کے پیٹ میں نومہینہ تک بچہ بن کر رہا اور خون حیض کھاتا رہا اور اِنسانوں کی طرح ایک گندی راہ سے پیدا ہوا اور پکڑا گیا اور صلیب پر کھینچا گیا‘‘۔ (روحانی خزائن جلد۱۰ صفحہ۲۶۵ بحوالہ ست بچن)

(۲) ’’یہ بھی یاد رہے کہ آپکو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔ جن جن پیشگوئیوں کا اپنی ذات کی نسبت توریت میں پایا جانا آپ نے فرمایا ہے۔ اِن کتابوں میں ان کا نام و نشان نہیں پایا جاتا بلکہ وہ اوروں کے حق میں تھیں جو آپکے تولّد سے پہلے پوری ہوگئیں اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چُرا کر لکھا ہے۔ اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔ لیکن جب سے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔‘‘ (روحانی خزائن جلد۱۱ الصفحات ۲۸۹ تا ۲۹۰ بحوالہ انجام آتھم مع ضمیمہ)

(۳) ’’ایک فاضل پادری صاحب فرماتے ہیں کہ آپکو اپنی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا تھا چنانچہ ایک مرتبہ آپ اسی الہام سے خدا سے منکر ہونے کیلئے تیار ہو گئے تھے۔ آپکی انہی حرکات سے آپکے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور انکو یقین تھا کہ آپکے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے۔‘‘ (ایضاً صفحہ۲۹۰)

(۴) ’’عیسائیوں نے بہت سے آپکے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور اُن کو حرامکار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا۔ اِسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔ اور نہ چاہا کہ معجزہ مانگ کر حرامکار اور حرام کی اولاد بنیں۔‘‘ (ایضاً صفحہ۲۹۰)

(۵) ’’آپ کا یہ کہنا کہ میرے پیرو زہر کھائیں گے اور ان کو کچھ نہیں ہوگا۔ یہ بالکل جھوٹ نکلا۔ کیونکہ آج کل زہر کے ذریعہ سے یورپ میں بہت خودکشی ہو رہی ہے۔ ہزارہا مرتے ہیں۔ ایک پادری کو کیسا ہی موٹا ہو تین رتی اسٹرکنیا کھانے سے دو گھنٹے تک بآسانی مرسکتا ہے۔ پھر یہ معجزہ کہاں گیا۔ ایسا ہی آپ فرماتے ہیں کہ میرے پیرو پہاڑ کو کہیں گے کہ یہاں سے اُٹھ اور وہ اُٹھ جائے گا۔ یہ کس قدر جھوٹ ہے بھلا ایک پادری صرف بات سے ایک اُلٹی جوتی سیدھا کر کے تو دکھلائے۔‘‘ (ایضاً صفحہ۲۹۱)

(۶) ’’آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپکی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جنکے خون سے آپکا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کیلئے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدّی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اُسکے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اُسکے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اُسکے پیروں پر ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔‘‘ (انجام آتھم مع ضمیمہ۔ (ایضاً صفحہ۲۹۱)

حضرت بانئے جماعت احمدیہؑ کو بخوبی علم تھا کہ حضرت مسیح ابن مریمؑ نے کبھی خدائی یا ابن اللہ ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا بلکہ یہ سب مشرکانہ عقائد بعد ازاں پولوس نے ایجاد کیے تھے۔ آپؑ اچھی طرح جانتے تھے کہ حضرت مسیح ابن مریمؑ دنیا اور آخرت میں صاحب منزلت اور مقرب اِلٰہی ہیں۔ آپؑ یہ بھی خوب جانتے تھے کہ حضرت مسیح ابن مریمؑ نے اپنی

زندگی میں کبھی یہ نہیں کہا تھا کہ میں واقعہ صلیب کے بعد زندہ آسمان پر اُٹھالیا جاؤں گا اور آخری زمانے میں اپنے اِسی مادی جسم کیساتھ آسمان سے نزول فرما کر غلبہ اسلام کیلئے راہ ہموار کروں گا۔ اب سوال یہ ہے کہ عظمت قرآن، حقانیت قرآن اور حضرت مسیح ابن مریمؑ کی بزرگی کے اعتراف کے باوجود حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے حضرت مسیح ناصریؑ کے متعلق اِتنے سخت الفاظ کیوں استعمال فرمائے ہیں۔؟ جواباً عرض ہے کہ حضورؑ نے آپؑ کے متعلق جو سخت الفاظ استعمال فرمائے ہیں اِسکی وجوہات درجِ ذیل ہیں:۔

(۱) حضورؑ نے شرک کی بیخ کنی کیلئے عیسائیوں کے مردہ اور تصوراتی خدا یسوع مسیح کیلئے یہ سخت الفاظ استعمال فرمائے ہیں تاکہ اَرض و سما کے سچے خدا کی عظمت اور اُسکی توحید کا بول بالا ہو اور اُس کا جلال ظاہر ہو۔

(۲) قرآنی تعلیم ((وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن قَبْلِكَ الْخُلْدَ أَفَإِن مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ ○ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَنَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ○۔ الانبیاء۔ ۳۵۔۳۶۔ اور (اے پیغمبر!) ہم نے تم سے پہلے کسی آدمی کو بقائے دوام نہیں بخشا بھلا اگر تم مرجاؤ تو کیا یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے؟۔ ہر متنفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے اور ہم تمہاری بُرے اور اچھے حالات سے آزمائش کریں گے اور آخر ہماری طرف ہی تم کو لوٹا کر لایا جائے گا۔/۔ أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِّن زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَّقْرَؤُهُ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا ○ بنی اسرائیل۔۹۴۔ یا تیرا سونے کا کوئی گھر ہو یا تو آسمان پر چڑھ جائے اور تیرے (آسمان پر چڑھ جانے پر بھی ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو (اوپر جاکر) ہم پر کوئی کتاب (نہ) اُتارے جسے ہم (خود) پڑھیں تُو (اُنہیں) کہہ (کہ) میرا ربّ (ایسی باتوں سے) پاک ہے۔ میں (تو) صرف بشر رسول ہوں۔)) کے مطابق کوئی بشر اپنے مادی جسم کیساتھ نہ تو دائمی طور پر زندہ رہ سکتا ہے اور نہ ہی وہ آسمان پر جا سکتا ہے۔ لہٰذا حیات مسیح ایک باطل عقیدہ ہے۔ عیسائیوں کیساتھ ساتھ مسلمانوں نے بھی اپنی لاعلمی کی وجہ سے یہ مشرکانہ عقیدہ حضرت مسیح ابن مریمؑ کی طرف منسوب کر رکھا تھا۔ اِس مشرکانہ عقیدے کی بیخ کنی کرنے کیلئے حضورؑ نے اُس نام نہاد اور خیالی مسیح جو مسلمانوں کے گمان کے مطابق اپنی مادی جسم کیساتھ آسمان پر جا بیٹھا ہے کیلئے سخت الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔

(۳) آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی ''نزول مسیح ابن مریم'' کے مطابق حضرت مسیح ابن مریمؑ سے مماثلت کی وجہ سے کسی اُمتی شخص نے آسمان کی بجائے اُمت میں سے ہی روحانی طور پر بحیثیت مسیح ابن مریم نزول فرمانا تھا۔ لیکن اُمت محمدیہ غلطی سے اِس پیشگوئی کو کسی فرضی مسیح ابن مریم پر چسپاں کر کے بیٹھی ہوئی ہے جو اُنکے زعم میں اپنے مادی جسم کیساتھ زندہ آسمان پر چلا گیا تھا اور اُسی نے آنحضورﷺ کی پیشگوئی کے مطابق آسمان سے نازل ہو کر غلبہ اسلام کے مشن (Mission) کو مکمل کرنا ہے۔ حیات مسیح ابن مریم اور ابن اللہ ایسے باطل عقائد کی تردید اور مسیح ابن مریم سے متعلقہ پیشگوئی کے مطابق نزول فرمانیوالے مسیح موعود کی طرف عیسائیوں اور مسلمانوں کی توجہ مبذول کروانے کیلئے حضرت بانئ جماعت نے عیسائیوں کے نعوذ باللہ خدا اور مسلمانوں کے فرضی مسیح کیلئے یہ سخت الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ ورنہ وہ ''زکی غلام'' جس کی اللہ تعالیٰ کے فرشتے نے حضرت مریمؑ کو بشارت دی تھی کے متعلق حضرت بانئ جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:۔

''اور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان کا منکر نہیں گو خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے۔ لیکن تاہم میں مسیح ابن مریم کی بہت عزت کرتا ہوں۔ کیونکہ میں رُوحانیت کی رُو سے اسلام میں خاتم الخُلفاء ہوں جیسا کہ مسیح ابن مریم اسرائیلی سلسلہ کیلئے خاتم الخُلفاء تھا۔ موسیٰ کے سلسلہ میں ابن مریم مسیح موعود تھا۔ اور محمدی سلسلہ میں میں مسیح موعود ہوں۔ سو میں اُسکی عزت کرتا ہوں جس کا ہم نام ہوں۔ اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا۔ بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اُسکے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں۔ کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اِسی قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں۔ کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں۔'' (کشتی نوح ۱۹۰۲ء۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۷۔۱۸)

ایک خدا کا بنایا ہوا خلیفہ اور مصلح موعود

اپنی اولاد اور اپنے مُریدوں کی نظر میں

مرزا بشیر الدین محمود احمد حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے بڑے بیٹے تھے۔ ہوش سنبھالتے ہی آپ کو بھی پیشگوئی مصلح موعود کا پتہ چل گیا ہوگا۔ اصحاب احمدؑ کی نظریں بھی آپ کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ آپ کی دینی تعلیم و تربیت بھی اپنے وقت کے چوٹی کے علمائے دین کی نگرانی میں ہوئی۔ اور اس طرح یہ بات یقینی ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود بچپن ہی سے آپکے اعصاب پر سوار تھی۔ کسی عام احمدی کے کردار میں کوئی کمزوری بھلا ہو لیکن ایک پاکیزہ ماحول میں پیدا ہونے اور پلنے والے اور اپنے زعم میں پیشگوئی مصلح موعود کے ممکنہ مصداق کا کردار تو مثالی ہونا چاہیے تھا۔ لیکن یہ کیا بات ہوئی کہ خلیفہ ثانی کے کردار پر خود حضورؑ کی زندگی میں پہلا بدکرداری کا الزام لگ گیا اور پھر ساری زندگی اُس پر وقتاً فوقتاً ایسے الزامات لگتے رہے۔؟ مریدوں کو چھوڑیں خلیفہ ثانی کی اپنی اولاد اور اُنکے اپنے رشتہ داروں تک نے اِن کے کردار کے متعلق اُنگلیاں اُٹھائی ہیں۔ یہ سب الزامات آپ کی زندگی میں مؤکد

بعذاب قسموں کیساتھ آپ پر لگائے گئے تھے اور کتابوں اور رسالوں کی شکل میں ریکارڈ (record) پر موجود ہیں۔ اگر خلیفہ صاحب نر دوش اور زکی تھے تو اُن پر فرض تھا کہ وہ اپنے برگزیدہ والد حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے فتویٰ کے مطابق اپنے پر الزام عائد کرنیوالوں سے مباہلہ کرتے۔ جیسا کہ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

(۱) ''مباہلہ صرف ایسے شخصوں سے ہوتا ہے جو اپنے قول کی قطع اور یقین پر بنا رکھ کر کسی دوسرے کو مفتری اور زانی قرار دیتے ہیں'' (الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۲ء)

(۲) ''دوم اِس ظالم کیساتھ جو بے جا تہمت کسی پر لگا کر اور اِس کو ذلیل کرنا چاہتا ہے۔ مثلاً مستورہ عورت کو کہتا ہے کہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ عورت زانیہ ہے۔ کیونکہ میں نے بچشم خود اِس کو زنا کرتے دیکھا ہے یا مثلاً ایک شخص کو کہتا ہے کہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ شراب خور ہے۔ کیونکہ بچشم خود اِسے شراب پیتے دیکھا ہے۔ تو اِس حالت میں بھی مباہلہ جائز ہے۔ کیونکہ اس جگہ کوئی اجتہادی اِختلاف نہیں کیونکہ ایک شخص اپنے یقین اور رویت کی بنا رکھ کر ایک مومن بھائی کو ذلت پہنچانا چاہتا ہے''۔ (الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۲)

(۳) ''یہ تو اسی قسم کی بات ہے جیسے کوئی کسی کی نسبت یہ کہے کہ میں نے اسے بچشم خود زنا کرتے دیکھا ہے یا بچشم خود شراب پیتے دیکھا ہے۔ اگر میں اس بے بنیاد و اِفتراء کیلئے مباہلہ نہ کرتا تو اور کیا کرتا''۔ (تبلیغ رسالت، جلد نمبر ۲، صفحہ ۲)

ایک سوال۔؟؟؟ اب سوال یہ ہے کہ جن لوگوں نے خلیفہ ثانی پر بدکاری کے چشم دید الزام لگائے تھے تو خلیفہ صاحب نے ان الزام کنندگان سے حضورؑ کے درج بالا فتویٰ کے مطابق مباہلہ کیوں نہ کیا اور وہ بار بار اُن سے چار گواہوں کا مطالبہ کیوں کرتے رہے؟ حالانکہ قرآن پاک اور اسکی سورۃ نور کو ہم سب سے زیادہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ جانتے تھے۔ انہوں نے اپنے فتویٰ میں یہ کیوں نہ کہا کہ میں الزام عائد کرنیوالے سے پہلے چار گواہ پیش کرنے کا مطالبہ کروں گا۔ میں یہاں یہ عرض کرتا چلوں کہ خاکسار کا خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود سے اختلاف ہے۔ میرا اُنکے کردار سے کوئی سروکار نہیں اور نہ ہی میں ذاتی طور پر اُن پر کوئی الزام لگاتا ہوں۔ لیکن اگر کوئی شخص خلافت کی گدی پر بیٹھ کر آئے دن اپنے مریدوں کی عزتوں سے کھیلے۔ جب مرید اُسے کہیں کہ حضور آپ نے ہمارے ساتھ یہ بدکاری کیوں کی ہے؟ تو وہ جواباً کہے کہ میں نے بدکاری کب کی ہے؟ مرید تو اُس پر موکد بعذاب حلف اُٹھا کر بدکاری کا الزام لگائیں لیکن وہ آگے سے چار گواہوں کا ڈرامہ رچاتے رہیں۔ تو ایسے شخص کا مصلح موعود ہونا تو درکنار اُس کے جھوٹے اور بدکار ہونے میں کیا شک ہوسکتا ہے؟ اگر کسی برین واشڈ (Brain washed) احمدی کو اِن واقعات میں کوئی شبہ ہو تو وہ اپنا شک دور کرنے کیلئے درج ذیل کتب کا مطالعہ فرما سکتا ہے:۔

(۱) ''ربوہ کا مذہبی آمر'' مصنفہ راحت ملک برادر خورد ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم مؤلف احمدیہ پاکٹ بک

(۲) ''تاریخ محمودیت کے پوشیدہ اوراق'' مؤلف مظہر الدین ملتانی (مرحوم) پسر فخر الدین صاحب ملتانی

(۳) ''شہر سدوم'' مؤلف شفیق مرزا سابق مبلغ جماعت احمدیہ

(۴) ''ربوہ کا راسپوٹین'' مؤلف چوہدری غلام رسول صاحب نمبر ۳۵ (قلمی نام رفیق طاہر) سابق پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور۔

نوٹ۔ افرادِ جماعت کو یاد رہے کہ یہ کتب مخالفین احمدیت نے نہیں لکھیں بلکہ یہ سب لِکھاری مرزا بشیر الدین محمود احمد کے خاص مرید تھے۔ اِن میں سے کوئی تو واقف زندگی اور کوئی بذاتِ خود مبلغ تھا، کوئی مبلغ کا بھائی اور کوئی مبلغ کا بیٹا تھا۔ اِن کتب میں جن الزام کنندگان کے الزامات کا ذکر کیا گیا ہے وہ سب خلیفہ ثانی کے خاص الخاص اور چہیتے مرید تھے۔ اِن کتب میں خاص الخاص مریدوں کے الزامات کی تفصیل کو چھوڑتے ہوئے خاکسار یہاں مرزا بشیر الدین محمود احمد کی اپنی اولاد اور صرف ایک مرید کے الزاموں کا ذکر کرتا ہے۔

آپ اندازہ کریں کہ جس اِنسان کو اُسکی اولاد بدکار اور زناکار کہے تو پھر اُسکے ''مصلح موعودؑ'' ہونے میں کیا شک ہوسکتا ہے؟؟؟

مصلح موعود صاحب اپنی اولاد کی نظر میں

مرزا حنیف احمد اور امتہ الرشید دونوں خلیفہ ثانی کی اولاد میں شامل ہیں اور دونوں ابھی تک بقید حیات ہیں۔ کتاب بنام ''ربوہ کا راسپوٹین'' مؤلف چوہدری غلام رسول، قلمی نام، طاہر رفیق (یہ کتاب انٹرنیٹ پر موجود ہے اور ڈاؤن لوڈ بھی کی جاسکتی ہے) کے صفحات ۴۳۔۴۴ اور ۳۹ پر مرزا حنیف احمد اور امتہ الرشید سے متعلقہ بیانات درجِ ذیل ہیں۔ خاکسار مخلص مریدوں سے درخواست کرے گا کہ اگر اُنہیں مرزا بشیر الدین محمود احمد کے بدکار ہونے میں کوئی شک ہو تو وہ ناراض یا سیخ پا ہونے کی بجائے دودھ کا دودھ پانی کا پانی کرنے کیلئے اِن دونوں زندہ وجودوں سے درجِ ذیل بیانات کی تکذیب کیلئے حلف لیں۔

(۱)۔۔مرزا حنیف احمد کا حلفیہ بیان بروایت علی محمد ماہی

☆ علی محمد ماہی صدر انجمن احمدیہ میں اکاؤنٹنٹ رہے ہیں اور خلیفہ ربوہ کی مالی بے اعتدالیوں اور فراڈ کے دستاویزی ثبوت اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اِن کا حلفیہ بیان ملاحظہ فرمائیں:۔

''میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر اس پاک ذات کی قسم کھاتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ صوفی روشن دین صاحب ربوہ میں انجمن کی چکی پر عرصہ تک بطور مستری کام کرتے رہے اور وہ قادیان کے پرانے رہنے والوں میں سے ہیں اور مخلص احمدی ہیں اور جن کے مرزا محمود احمد صاحب اور اُنکے خاندان کے بعض افراد سے قریبی تعلقات تھے اور خصوصاً مرزا حنیف احمد بن مرزا محمود احمد کے صوفی صاحب موصوف کیساتھ نہایت عقیدت مندانہ مراسم تھے۔ قلبی عقیدت کی بنا پر مرزا حنیف احمد گھنٹوں صوفی صاحب کو قصر خلافت میں اپنے کمرۂ خاص میں لے جا کر اُن کی خاطر و مدارت کرتے۔ انہوں نے مجھ سے بار ہا بیان کیا کہ مرزا حنیف احمد خدا کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ جس کو تم لوگ خلیفہ اور مصلح موعود سمجھتے ہو، وہ زنا کرتا ہے اور یہ کہ مرزا حنیف احمد نے اپنی آنکھوں سے اپنے والد کو ایسا کرتے دیکھا۔ صوفی صاحب نے یہ بھی کہا کہ انہوں نے کئی دفعہ مرزا حنیف احمد سے کہا کہ تم ایسا سنگین الزام لگانے سے قبل اچھی طرح اپنی یاداشت پر زور ڈالو۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ جس کو تم کوئی غیر سمجھے ہو، وہ دراصل تمہاری والدہ ہی تھیں۔ مبادا خدا کے قہر و غضب کے نیچے آ جاؤ۔ تو اس پر مرزا حنیف احمد اپنی رویت عینی پر حلفاً مصر رہے کہ ان کا والد پاک سیرت نہیں ہے اور یہ بھی کہا کہ انہوں نے اپنے والد کی کبھی کوئی کرامت مشاہدہ نہیں کی۔ البتہ یہ تڑپ اُن میں شدت کیساتھ پائی جاتی ہے کہ کسی طرح اُنہیں جلد از جلد دنیاوی غلبہ حاصل ہو جائے۔''

اگر میں اس بیان میں جھوٹا ہوں اور افراد جماعت کو اس سے محض دھوکا دینا مقصود ہے تو خدا تعالیٰ مجھ پر اور میری بیوی بچوں پر ایسا عبرت ناک عذاب نازل فرمائے جو ہر مخلص اور دیدۂ بینا کیلئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہو۔ ہاں اس نام نہاد خلیفہ کی مالی بدعنوانیوں، خیانتوں اور دھاندلیوں کے ریکارڈ کی رو سے میں عینی شاہد ہوں کیونکہ خاکسار نے ساڑھے نو سال تحریک جدید اور انجمن احمدیہ کے مختلف شعبوں میں اکاؤنٹنٹ اور نائب آڈیٹر کی حیثیت سے کام کیا ہے۔ (خاکسار چوہدری علی محمد ماہی عفی عنہ واقف زندگی، نمائندہ خصوصی ''کوہستان'' لائل پور) ☆ (ربوہ کا راسپوٹین صفحات ۴۳-۴۴)

(۲)۔۔امتہ الرشید بنت مرزا محمود احمد کا بیان بروایت محمد صالح نور

☆ مولوی محمد صالح نور محمد یامین تاجر کتب کے بیٹے ہیں اور قادیان اور ربوہ میں مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ مرزا محمود کے داماد عبدالرحیم کے پرسنل سیکرٹری بھی رہے ہیں۔ انکا حلفیہ بیان ملاحظہ فرمائیں۔

''میں پیدائشی احمدی ہوں اور ۱۹۵۷ تک، میں مرزا محمود احمد صاحب کی خلافت سے وابستہ رہا۔ خلیفہ صاحب نے مجھے ایک خود ساختہ فتنہ کے سلسلہ میں جماعت ربوہ سے خارج کر دیا۔ ربوہ کے ماحول سے باہر آ کر خلیفہ صاحب کے کردار کے متعلق بہت ہی گھناؤنے حالات سننے میں آئے، اس پر میں نے خلیفہ صاحب کی صاحبزادی امتہ الرشید بیگم (بیگم میاں عبدالرحیم احمد) سے ملاقات کی۔ ان سے خلیفہ صاحب کے بدچلن ہونے، بدقماش اور بدکردار ہونے کی تصدیق کی، باتیں تو بہت ہوئیں، لیکن خاص بات قابل ذکر یہ تھی کہ جب میں نے امتہ الرشید بیگم سے یہ کہا، آپکے خاوند کو ان حالات کا علم ہے تو انہوں نے کہا کہ صالح نور صاحب، آپکو کیا بتلاؤں کہ ہمارا باپ ہمارے ساتھ کیا کچھ کرتا رہا ہے؟ اگر وہ تمام واقعات میں اپنے خاوند کو بتلا دوں تو وہ مجھے ایک منٹ کیلئے بھی اپنے گھر میں بسانے کیلئے تیار نہ ہوگا، تو پھر میں کہاں جاؤں گی۔ اس واقعہ پر امتہ الرشید کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور یہ لرزہ خیز بات سن کر، میں بھی ضبط نہ کر سکا اور وہاں سے اُٹھ کر دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ اس وقت میں ان واقعات کی بنا پر، جو میں ڈاکٹر نذیر احمد ریاض، محمد یوسف ناز، راجہ بشیر احمد رازی سے سن چکا ہوں، حق الیقین کی بنا پر خلیفہ صاحب کو ایک بدکردار اور بدچلن انسان سمجھتا ہوں اور اسی کی بنا پر وہ آج خدا کے عذاب میں گرفتار ہیں۔'' (خاکسار محمد صالح نور، واقف زندگی سابق کارکن، وکالت تعلیم تحریک جدید، ربوہ) ☆ (ایضاً صفحہ ۳۹)

مصلح موعود صاحب اپنے مریدوں کی نظر میں

آپ سب کو معلوم ہوگا کہ پیدائشی عقیدہ بدلنا اِنتہائی مشکل ہوتا ہے۔ مثلاً سُنی سے احمدی ہونا یا احمدی سے شیعہ ہونا اِنتہائی مشکل کام ہے۔ یہ تو بات ہے ایک مذہب یا دین میں فرقہ بدلنے کی لیکن اگر کوئی انسان مذہب یا دین ہی بدلنا چاہے تو یہ کام اُس کیلئے کتنا مشکل ہوگا عام لوگ اِس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ یہ ایک قسم کی موت ہوتی ہے جو کوئی انسان سچ کیلئے اختیار کرتا ہے۔ ایسے اِنسان کے ایمان اور یقین اور تقویٰ کا آپ اندازہ کریں کہ وہ کس معیار کا ہوگا۔ بشیر احمد مصری صاحب کے والد جناب عبدالرحمٰن صاحب مصری ۱۹۰۵ء میں بانئے جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمدؑ کے ہاتھ پر ہندومت سے دستکش ہو کر مسلمان یعنی احمدی ہو گئے۔ خلیفۃ المسیح اوّل حضرت مولانا نورالدینؓ کے دورِ خلافت میں عربی کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کیلئے آپ مصر چلے گئے۔ تحصیل علم کے بعد واپس آ کر مدرسہ احمدیہ قادیان میں ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ خلیفہ ثانی کے دورِ خلافت میں جناب عبدالرحمٰن مصری صاحب صفِ اوّل کے لوگوں میں شامل تھے۔ جس اِنسان نے ایک غیر مذہب کو چھوڑ کر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کیا اِس انسان اور اِسکے اہل و عیال کے تقویٰ کا کیا معیار ہوگا ہم اِس کا اندازہ نہیں کر سکتے؟؟ اگر کوئی احمدی جناب عبدالرحمٰن صاحب مصری کی کہانی کو مزید جاننا چاہے تو وہ ''ربوہ کا راسپوٹین'' کے باب نمبر ۵ کا ملاحظہ فرمالے اور پھر اندازہ

کرے کہ مذہب کے نام پر اس مظلوم اور فرشتہ سیرت انسان پر کیا کیا بجلیاں گریں اور قادیانی جنسی بھیڑیے نے موعود خلیفہ اور موعود مصلح کے بھیس میں احمدیوں پر کیا کیا قیامتیں برپا کی تھیں۔ خاکسار یہاں آپکے فرزندارجمند جناب بشیر احمد مصری کی حلفیہ شہادت اور محمد عبداللہ احمدی صاحب کا ایک بیان درج کرتا ہے۔ اگر کوئی احمدی جناب بشیر احمد مصری صاحب کی کہانی سے واقف ہونا چاہے تو وہ کتاب ''قادیانیت سے اسلام تک'' میں ان کی آپ بیتی جس کا عنوان ''حق گوئی'' ہے کو پڑھ سکتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

(۱)۔۔۔شیخ بشیر احمد مصری کی شہادت

''میں خداوند تعالیٰ کو حاضر وناضر جان کر بیان کرتا ہوں کہ میں نے مرزا البشیر الدین محمود احمد صاحب کو بچشم خود زنا کرتے ہوئے دیکھا ہے اگر میں جھوٹ بولوں تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو۔ شیخ بشیر احمد مصری'' (ربوہ کا راسپوٹین صفحہ ۹۳)

(۲)۔۔۔محمد عبداللہ احمدی کا بیان

''مصری عبدالرحمٰن صاحب کے بڑے لڑکے حافظ بشیر احمد نے میرے سامنے ہاتھ میں قرآن شریف لے کر یہ لفظ کہے، خداتعالیٰ مجھے پارہ پارہ کردے اگر میں جھوٹ بولتا ہوں کہ موجودہ خلیفہ صاحب (خلیفہ ثانی۔ناقل) نے میرے ساتھ بدفعلی کی ہے۔ میں خدا کی قسم کھا کر یہ واقعہ لکھ رہا ہوں۔ بقلم خود محمد عبداللہ احمدی''۔ (ربوہ کا راسپوٹین صفحہ ۷۹)

آپ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ کسی مخلص مرید کا دماغ خراب نہیں ہوتا کہ وہ ایک ایسے شخص پر بدکاری کا حلفاً جھوٹا الزام لگائے جو نہ صرف جماعتی خلیفہ ہو بلکہ مدعی مصلح موعود بھی ہو۔ اور پھر نتیجے کے طور پر نہ صرف خود اخراج اور مقاطعہ کی اذیتیں جھیلتا پھرے بلکہ اپنے سارے خاندان کو بھی عذاب میں ڈال دے۔ افرادِ جماعت کو یاد رہے کہ یہ بیانات اور الزامات میرے نہیں ہیں بلکہ مختلف کتب میں شائع شدہ موجود ہیں۔ میں تو صرف ایک نام نہاد مصلح موعود کے کرتوتوں کی جھلک آپ کو دکھا رہا ہوں۔ قارئین کرام اِن حلفیہ بیانات پر غور فرمائیں۔ اس قسم کا جھوٹا حلف تو کوئی پاگل بھی نہیں اُٹھا سکتا چہ جائیکہ کوئی نارمل انسان ہوش حواس میں ایسا جھوٹا حلفیہ بیان دے۔ کوئی انسان کسی انسان کا خواہ کتنا ہی مخالف اور دشمن ہو تب بھی وہ اُسکے خلاف ایسا جھوٹا حلف نہیں اُٹھائیگا۔ کسی کے خلاف جھوٹا حلف اُٹھانا دراصل ''زہر'' کھانے کے مترادف ہے اور کوئی بھی ہوشمند ایسا زہر نہیں کھا سکتا۔ اگر کوئی احمدی سمجھتا ہو کہ اِس طرح کا جھوٹا حلفیہ بیان دیا جاسکتا ہے تو پھر میں اُسے دعوت دیتا ہوں کہ وہ میرے (مدعی زکی غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود) خلاف اس طرح کا جھوٹا حلفیہ بیان دے کر دکھائے۔ خاکسار ایسے جھوٹے حلفیہ بیان کو نہ صرف حلف کیساتھ رد کرے گا بلکہ ایسے کاذبّ کو اپنے جھوٹے حلفیہ بیان کی سزا بھی مل جائے گی۔

خلیفہ رابع صاحب کی دعوت مباہلہ

خلیفہ رابع صاحب نے ۱۰۔جون ۱۹۸۸ء کو حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی صداقت کے متعلق تمام غیر احمدی مخالفوں کو مباہلہ کرنے کی دعوت دی تھی۔ مباہلہ کا ایک مضمون تیار کیا گیا اور خلیفہ رابع کی طرف سے اِس مضمون پر دستخط کرکے اُسکی ایک ایک کاپی ہر بڑے مخالف کو بھیجی گئی تا کہ وہ اس پر دستخط کرکے مرزا غلام احمدؑ کی مخالفت میں مرزا طاہر احمد ولد مرزا بشیر الدین محمود احمد سے مباہلہ کا فریق ثانی بن جائے۔ خلیفہ صاحب نے اس مباہلہ کی ایک کاپی جناب عبدالرحمان صاحب مصری کے صاحبزادے حافظ بشیر احمد مصری کو بھی بھیجی۔ حافظ بشیر احمد مصری نے حضرت مرزا غلام احمدؑ کی صداقت سے متعلق مرزا طاہر احمد کے مباہلہ کے چیلنج کو ایک طرف رکھتے ہوئے مرزا طاہر احمد کو اُسکے باپ خلیفہ ثانی کے کردار کے متعلق ایک مباہلہ کا چیلنج دیا۔ حافظ بشیر احمد مصری کی طرف سے مباہلہ کے چیلنج کی جو تحریر خلیفہ رابع صاحب کو بھیجی گئی تھی وہ درج ذیل ہے:۔

''میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر میں جھوٹا بیان دوں، تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اور میں ایک سال کے عرصہ میں مر جاؤں کہ (الف) مرزا طاہر احمد (موجودہ قادیانی سربراہ) کا والد مرزا البشیر الدین محمود احمد (جو بانی سلسلہ احمدیہ، مرزا غلام احمد کے تین بیٹوں میں سب سے بڑا بیٹا اور قادیانی جماعت کا خلیفہ ثانی تھا) بدکار تھا، اور منکوحہ وغیر منکوحہ عورتوں کیساتھ زنا کرنے کا عادی تھا، حتیٰ کہ خاندان کی ان عورتوں کیساتھ بھی زنا کیا کرتا تھا جن کو نہ صرف اسلامی شریعت نے، بلکہ سب الہامی مذاہب نے محرمات قرار دیا ہے''۔

(قادیانیت سے اسلام تک۔ مؤلف محمد متین خالد۔ صفحہ ۱۲۲)

حافظ بشیر احمد مصری نے مباہلہ کے اس چیلنج کی تحریر پر دستخط کرکے اِسے خلیفہ رابع صاحب کی خدمت میں بھیجا تا کہ وہ بھی اس پر دستخط کرکے اُس کا فریق ثانی بن کر اُس کی خوب اشاعت کردیں۔ بعد ازاں ایک سال کے اندر اندر اللہ تعالیٰ خود ہی فیصلہ فرمادے گا۔ چونکہ خلیفہ رابع صاحب قبل از وقت مرنا نہیں چاہتے تھے لہٰذا وہ اپنے باپ کے کردار کے متعلق اس مباہلہ سے بھاگ گئے اور حافظ بشیر احمد مصری کے مقابلہ پر نہ آئے۔ اب سوال یہ ہے کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی صداقت کے متعلق تو ہر احمدی مخالفوں کیساتھ مباہلہ کرنے کیلئے تیار ہے لیکن خلیفہ رابع صاحب اپنے باپ کے کردار کے متعلق مباہلہ سے کیوں بھاگے؟ خلیفہ رابع کا اپنے باپ کے کردار کے متعلق مباہلہ سے فرار ہمیں کیا پیغام دیتا ہے؟ خلیفہ رابع کا مباہلہ سے بھاگنا ہمیں یہ پیغام دیتا ہے کہ وہ بھی اپنے باپ مرزا البشیر الدین محمود احمد کو زکی (پاک اور نیک) نہیں سمجھتے تھے۔ اگر وہ اپنے باپ کو پاک باز سمجھتے

ہوتے تو حافظ بشیر احمد مصری کے مباہلہ کا چیلنج ضرور قبول کرتے۔ اس مباہلہ کے بعد حافظ بشیر احمد مصری کافی سال زندہ رہ کر نوے کی دہائی میں غالباً اسی (۸۰) سال کی عمر میں فوت ہوئے ہیں۔ اگر کسی مخلص احمدی کو خلیفہ ثانی کے مصلح موعود ہونے کا اتنا ہی یقین ہے تو وہ اپنے موجودہ گدی نشین یعنی مرزا مسرور احمد صاحب کو حافظ بشیر احمد مصری کے مباہلہ کے چیلنج کو قبول کرنے کیلئے کھڑا کرے۔ وہ ایم ٹی اے پر آ کر حافظ بشیر احمد مصری کے بیان کا موکد بعذاب حلف کیساتھ ردّ کر دیں۔ میں افرادِ جماعت کو یقین دلاتا ہوں کہ آپکا موجودہ گدی نشین بھی اس مباہلہ کے لیے کبھی کھڑا نہیں ہوگا کیونکہ خاندان مغلیہ کے سارے افراد اپنے مصلح موعود کی کرتوتوں سے واقف ہیں۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اپنے عظیم باپ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی سچائی کو کس طرح داغ دار کیا ہے ایک مخلص احمدی اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا؟ سوچیں اور غور کریں۔ کیا زکی (پاک اور نیک) غلام ایسے ہی ہوا کرتے ہیں؟ آخر آپ نے مرنا ہے۔ کیا یہ سب کچھ آپ کیلئے لمحہ فکریہ نہیں ہے؟؟؟؟

اے افرادِ جماعت اور معزز قارئین کرام

یہ بات درست ہے کہ بعض اوقات بعض لوگ مخالفت اور دشمنی میں اپنے مخالفوں اور دشمنوں پر جھوٹے الزام لگا دیا کرتے ہیں اور کوئی انسان دوسرے لوگوں کی زبان تو بند نہیں کر سکتا۔ ایسا دنیا میں ہوتا رہتا ہے اِس سے انکار ممکن نہیں۔ لیکن زیر بحث معاملہ ایک عام آدمی کا نہیں بلکہ ایک ایسے شخص کا ہے جو نہ صرف جماعت احمدیہ کا خلیفہ ثانی تھا بلکہ مدعی مصلح موعود بھی تھا۔ اور پھر بدکاری کے یہ الزامات بھی غیروں اور مخالفوں نے نہیں لگائے بلکہ اُسکی اولاد، اُسکے رشتہ داروں اور اُسکے خاص الخاص مریدوں نے اُس پر چشم دید حلفاً الزامات لگائے تھے۔ اور مزید برآں یہ الزامات خلیفہ صاحب کی موت کے بعد نہیں بلکہ اُسکی زندگی میں اُس پر لگے تھے۔ اگر خلیفہ ثانی نے یہ بدکاریاں نہیں کیں تھیں، اگر وہ مجرم نہیں تھا تو پھر اُس پر فرض تھا کہ وہ اپنے والد محترم حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے فتویٰ کے مطابق کم از کم تین الزام کنندگان کے مقابل پر کھڑا ہو کر حلفاً اُنکے الزاموں کو ردّ کر کے اپنی بے گناہی کا ثبوت فراہم کرتے۔ اگر خلیفہ ثانی صاحب ایسا کر دیتے تو پھر اس کے بعد لوگ بیشک اُس پر الزام لگاتے رہتے تب افرد جماعت کو اِسکی کوئی پرواہ نہ ہوتی۔ لیکن یہاں تو واقعہ اُلٹ ہوا۔ خلیفہ ثانی اپنے محترم والد صاحب کے فتویٰ کے برخلاف اپنے مریدوں کے الزاموں کو حلفاً ردّ کرنے کی بجائے اُنکا اخراج اور مقاطعہ کرتے رہے اور اُن سے چار گواہوں کا مطالبہ کرتے رہے۔ اب اِس سے کیا ثابت ہوتا ہے؟ آپ ماشاءاللہ سب سمجھدار ہیں اور اس سے خود ہی نتیجہ اخذ کر لیں۔

حاصل کلام

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح ابن مریم کے سچے نبی اور رسول ہونے اور اُسکے صاحب منزلت ہونے کی تصدیق فرمائی ہے۔ حضرت مسیح ابن مریمؑ نے اپنی زندگی میں نہ کوئی خدائی کا دعویٰ کیا اور نہ ہی یہ کہا تھا کہ میں صلیب کے بعد زندہ آسمان پر چلا جاؤں گا اور آخری زمانے میں آسمان سے نازل ہو کر دین اسلام کو غالب کروں گا۔ ابن اللہ اور حیات مسیح ایسے مشرکانہ اور جھوٹے عقائد بعد از اں عیسائیوں اور مسلمانوں نے غلط فہمی کی وجہ سے آپکی طرف منسوب کیے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی (نزول مسیح ابن مریم) کے حقیقی مصداق نے اِن مشرکانہ اور جھوٹے عقائد کی اصلاح اور ان سے بیزاری اور عیسائیوں اور مسلمانوں کی حوصلہ شکنی کیلئے عیسائیوں کے اِس فرضی خدا کے متعلق سخت الفاظ استعمال فرمائے تھے۔۔۔۔اب سوال یہ ہے؟؟؟؟؟

کہ اگر عیسائیوں کے خدا (مسیح ابن مریم علیہ السلام) کے متعلق حضرت بانئے جماعتؑ کی تنقید جائز اور برمحل تھی تو پھر ایک ایسا انسان جس کا قرآن مجید میں ذکر ہی نہیں ہے۔ وہ نہ صرف اپنے مریدوں کی عزتوں سے کھیلتا رہا بلکہ اُس نے ایک ایسا دعویٰ مصلح موعود بھی کر دیا جس کے وہ دائرہ بشارت ہی میں نہیں آتا تھا۔ مزید برآں اُس نے نہ صرف اپنے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کو احمدیوں سے بزور ایک جبری نظام منوایا بلکہ اپنے زعم میں جماعت احمدیہ میں آئندہ ظاہر ہونیوالے موعود زکی غلام کا راستہ بھی بند کر دیا۔ ایسی حالت میں ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کا حقیقی مصداق (زکی غلام مسیح الزماں) اپنے نزول کے بعد اِس جھوٹے مصلح موعودی بُت کو توڑنے اور افرادِ جماعت کو اِس جھوٹے عقیدہ سے بیزار کرنے کیلئے احمدیوں کی بیان فرمودہ اِس نام نہاد مصلح موعود کی کرتوتوں کا حوالہ اپنے مضامین میں کیوں نہیں دے سکتا۔؟؟؟؟؟

خاکسار

عبدالغفار جنبہ/کیل۔جرمنی

مورخہ ۲۸۔اکتوبر ۲۰۰۹ء

☆☆☆☆☆☆☆